اَحکام وشرائع

مسز رضیہ اَزہر ☆

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت واَحکام

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے ہر انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس کی رضا کے مطابق گزارے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ تاہم اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض ایسے خوبصورت مواقع بھی عطا کیے ہیں جس میں اس کی عبادت کا اجر عام دنوں سے بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

ایسے مبارک اوقات میں ذوالحجہ کے دس دن بھی شامل ہیں جن کی فضیلت قرآنِ کریم اور احادیث میں وارد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالْفَجْرِ ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ (الفجر:۱،۲) ''قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔''

امام ابن کثیرؒ اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

اور اِرشادِ ربانی ہے: ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ﴾ (الحج:۲۸)

''ان معلوم دِنوں میں اللہ کے نام کا ذکر کریں۔''

ابن عباسؓ کا قول ہے: ''أیام معلومات سے مراد ذوالحجہ کے ہی دس دن ہیں۔''

امام بخاریؒ اپنی صحیح میں ابن عباسؓ سے روایت لائے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«ما العمل في أيام أفضل من هذه» قالوا: ولا الجهاد؟ قال: «ولا الجهاد إلا رجل خرج يخاطر بنفسه وماله فلم يرجع بشيء» (صحیح بخاری:۹۶۹)

''(ذوالحجہ) کے دِنوں میں کئے گئے اعمال سے کوئی عمل افضل نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی: جہاد بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جہاد بھی نہیں، مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کے رستے میں نکلا اور کسی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹا۔''

☆ جنرل سیکرٹری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ، لاہور

www.KitaboSunnat.com

اِن ایام میں مستحب افعال

ایک مسلمان کو یہی زیبا ہے کہ وہ اس عام بھلائی کے موسموں کا سچی توبہ کے ساتھ استقبال اور خیرمقدم کرے۔ کیونکہ دنیا وآخرت میں اگر کوئی خیر سے محروم ہوتا ہے تو صرف اپنے گناہوں کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ﴾

''تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کا بدلہ ہے، وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمالیتا ہے۔'' (الشوریٰ:۳۰)

گناہ دِلوں پر قدیم اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ جس طرح زہر جسموں کو نقصان پہنچاتا ہے اور جسم سے ان کا نکالنا ضروری ہوجاتا ہے بعینہٖ گناہ بھی دلوں پر مکمل طور پر اثر چھوڑتے ہیں، اسی طرح سیاہ کاریاں الگ کھیتی اُگا دیتی ہیں اور گناہوں کی دوسری آلائشوں کو بھی دعوت دیتی ہیں، جس سے ان کی نمو ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ ان آلائشوں کو انسان کے لئے دلوں سے نکالنا یا علیحدہ کرنا انتہائی دشوار ہوجاتا ہے۔ لہٰذا مسلمانو! سچی توبہ کرتے ہوئے، سیاہ کاریوں اور گناہوں سے دامن بچاتے ہوئے اللہ سے بہ اصرار بخشش طلبی کے ساتھ ان ایام کا استقبال کیجئے اور اللہ عزوجل کے ذکر پر ہمیشگی اختیار کرلیں۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اچانک کب اس کو موت کا بلاوا آجائے اور وہ اس دنیاے فانی سے کوچ کرجائے۔

اَب ہم ان چند نیک اعمال کا ذکر کرتے ہیں:

۱ عام نیک اعمال کثرت کے ساتھ بجالانا

آپ ﷺ نے فرمایا: «ما من أيام أعظم عند الله و لا أحب إليه العمل فيهن من هذه الأيام العشر...» (مسند احمد:۲/۷۵)

اور وہ نیک اعمال جن کے بارے میں عام طور پر لوگ غفلت کا شکار رہتے ہیں، ان میں قرآن کی تلاوت، بہت زیادہ صدقہ کرنا، مساکین پر خرچ کرنا، أمر بالمعروف ونهي عن المنكر پر عمل کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

۲ نماز

فرائض کی طرف جلدی کرنا، پہلی صف کے لئے سعی کرنا پسندیدہ اعمال ہیں۔ اسی طرح

نوافل زیادہ سے زیادہ ادا کئے جائیں، کیونکہ اللہ کے قرب کے لئے کئے جانے والے اعمال میں یہ سب سے افضل عمل ہے۔ثوبانؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«عليك بكثرة السجود لله فإنك لا تسجد لله سجدة إلا رفعك الله بها درجة، وحط عنك بها خطيئة» (صحیح مسلم:۴۸۸)

''اللہ کے آگے کثرت سے سجدہ ریز ہوا کر، اللہ کے آگے تیرے ایک سجدہ کرنے سے اللہ تیرا ایک درجہ بلند کردے گا اور تیری ایک خطا کو مٹا دے گا۔''

نماز کے لئے مکروہ اوقات کے علاوہ یہ نیک عمل ہر وقت کیا جاسکتا ہے۔

۳ روزے

حدیث میں ہے کہ كان رسول الله ﷺ يصوم تسع ذي الحجة، ويوم عاشوراء، وثلاثة أيام من كل شهر (سنن ابوداود:۲۴۳۷)

''آپ ﷺ تسع ذي الحجة، دس محرم اور ہر مہینے کے تین دن (ایامِ بیض) کے روزے رکھتے تھے۔''

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں:

«أربع لم يكن يدعهن رسول الله ﷺ: صيام عاشوراء، والعشر، وثلاثة أيام من كل شهر، والركعتين قبل الغداة» (مسند احمد:۶/۲۸۷)

''رسول اللہ ﷺ چار کام نہیں چھوڑتے تھے، عاشورا کا روزہ،عشرہ ذوالحجہ کے روزے، اور ہر مہینے کے تین دن (ایام بیض) کے روزے اور فجر کی دو سنتیں۔''

اور آپؐ کا فرمان ہے: «ما من عبد يصوم يوما في سبيل الله إلا باعد الله بذلك اليوم وجهه عن النار سبعين خريفا» (صحیح بخاری:۲۸۴۰،صحیح مسلم:۱۱۵۲)

''جو آدمی اللہ کے رستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے، اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان ستر سال کی دوری ڈال دیتے ہیں۔''

نبی کریمؐ کا عرفہ کے روزہ کو ذوالحجہ کے دس دنوں میں خاص کرنے کی وجہ اس کی فضیلت کو ظاہر کرنا تھا جیسا کہ آپؐ نے فرمایا: «صيام يوم عرفة احتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله والتي بعده» (صحیح مسلم:۱۱۶۲)''عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا، مجھے اُمید ہے

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ بنا دے۔''

۴ حج وعمرہ کی ادائیگی

نبیﷺ کا فرمان ہے:«والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة» (صحیح بخاری:۷۷۶)

''حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہے۔''

اور فرمایا:«من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه»

''جس شخص نے اللہ کے گھر کا حج کیا اور بے ہودگی وفسق سے بچا رہا تو اس حالت میں لوٹے گا جیسے آج ہی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو۔'' (صحیح بخاری:۱۸۲۰)

۵ تکبیر، تہلیل اور تحمید

ابن عمرؓ کی روایت پہلے گزر چکی ہے کہ نبیﷺ نے فرمایا:

''اِن دِنوں میں کثرت کے ساتھ تہلیل، تکبیر اور تحمید کیا کرو۔''

امام بخاریؒ کا بیان ہے کہ ”كان ابن عمر وأبوهريرة يخرجان إلى السوق في أيام العشر يكبِّران ويكبر الناس بتكبيرهما“ (صحیح بخاری قبل حدیث ۹۶۹)

''حضرت عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں بازار میں نکل جاتے اور تکبیریں بلند کرتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیریں کہنے میں مل جاتے۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

”وكان عمر يكبر في قبته بمنى فيسمعه أهل المسجد فيكبرون ويكبر أهل الأسوق حتى ترتجَّ منًى تكبيرا“ (صحیح بخاری قبل حدیث ۹۷۰)

''حضرت عمرؓ منیٰ میں اپنے خیمہ میں تکبیریں بلند کرتے جسے مسجد کے لوگ سنتے اور تکبیریں کہتے اور بازار والے بھی تکبیریں کہنا شروع کردیتے حتیٰ کہ منیٰ تکبیروں سے گونج اٹھتا۔''

ابن عمرؓ اِن دِنوں میں منیٰ میں تکبیریں کہتے اور ان کی تکبیریں کہنے کا یہ سلسلہ نمازوں کے بعد، بستر پر، خیمہ میں، مجلس میں اور چلتے پھرتے، سارے دِنوں میں جاری رہتا۔

مردوں کے لئے اونچی آواز میں تکبیریں کہنا مستحب ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے ثابت ہے جبکہ عورتیں یہ تکبیرات پست آواز میں کہیں۔ اُمّ عطیہ فرماتی ہیں:

...حتى نخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرن بتكبيرهم ويدعون

www.KitaboSunnat.com

بدعائهم ... (صحیح بخاری:۹۷۱)

''حتیٰ کہ ہم حیض والیوں کو بھی عیدگاہ کی طرف نکالیں اور وہ لوگوں کے پیچھے رہیں ان کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہیں اوران کی دعاؤں کے ساتھ دعائیں کریں۔''

ہم مسلمان ہیں اور ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ایسی سنت جو اَب متروک ہوتی جارہی ہے کا احیا کریں، وگرنہ قریب ہے کہ یہ سنت جس پر سلف صالحین کاربند تھے، اہل خیر واصلاح کو بھی بھلا دی جائے۔ تکبیر دوطرح ہے: ① مطلق ② مقید

اللجنة الدائمة للإفتاء کے ایک فتویٰ میں اس کی صراحت یوں کی گئی ہے:

''عیدالاضحیٰ میں تکبیر مطلق اور تکبیر مقید دونوں مشروع ہیں۔ ذی الحجہ کے مہینہ کے شروع سے ایامِ تشریق کے آخر تک تکبیروں کو تکبیر مطلق کہتے ہیں جبکہ تکبیر مقید یہ ہے کہ عرفہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سے لے کر ایامِ تشریق کے آخری دن عصر تک فرض نمازوں کے بعد تکبیرات کہی جائیں۔اس عمل کی مشروعیت پر اجماع اور صحابہؓ کا عمل دلیل ہے۔'' (۳۱۷/۱۰)

تکبیرات کے الفاظ

① الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر كبيرًا (بیہقی:۳۱۶/۳)

② الله أكبر كبيرا ، الله أكبر كبيرا ، الله أكبر وأجل ، الله أكبر ولله الحمد

(مصنف ابن ابی شیبہ:۱۶۷/۲)

③ الله أكبر ، الله أكبر ، لا اله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ولله الحمد (ایضاً)

عید کی نماز اَدا کرنا

اسی عشرہ کے آخری دن عیدالاضحیٰ ہوتی ہے۔عیدالاضحیٰ کی نماز کے لیے بغیر کچھ کھائے پیئے تکبیریں پڑھتے ہوئے عیدگاہ کی طرف جانا سنت ہے اور آپؐ کا یہ عمل تھا کہ آپؐ واپس آکر قربانی کرتے اوراس کا گوشت کھاتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اَیام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

www.KitaboSunnat.com